مسجد نبوی کے امام، مدینہ یونیورسٹی کے پروفیسر

ڈاکٹر شیخ محمد ایّوب محمد یوسف رحمہ اللہ

کا ایک

اہم خطاب

مکتبہ جامعہ عثمان بن عفّان رضی اللہ عنہ

۲۸-۲۵/۴۱، ۳۶/بی، لانڈھی، کراچی ۷۵۱۶۰، پاکستان

مسجد نبوی کے امام، مدینہ یونیورسٹی کے پروفیسر

ڈاکٹر شیخ محمد ایّوب محمد یوسف رحمہ اللہ

کا ایک

اہم خطاب

مکتبہ جامعہ عثمان بن عفّان رضی اللہ عنہ

۲۸-۲۵/۴۱، ۳۶/بی، لانڈھی، کراچی ۷۵۱۶۰، پاکستان

اشاعت: بارِ دوم، جمادی الثانیہ ۱۴۳۸ھ

مارچ ۲۰۱۷ء

برائے ایصالِ ثواب:

☆جناب ڈاکٹر شیخ محمد ایوب

☆جناب محمد صدیق پولانی

☆اہلیہ جناب محمد صدیق پولانی

☆جناب شیخ امان اللہ قربان صاحب رحمۃ اللہ علیہم

مکتبة جامعة عثمان بن عفّان رضی اللہ عنہ

۲۸-۲۵ / ۴۱، ۳۶-بی، لانڈھی، کراچی، پاکستان

www.al-razi.org

info@mahadusman.com

http://falaheummah.blogspot.com

پیشِ لفظ

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

نحمده ونصلّي على رسوله الكريم

حرمِ مدینۃ الرسول ﷺ کے امام، جامعہ اِسلامیہ (مدینہ یونیورسٹی) مدینہ منورہ کے پروفیسر جناب ڈاکٹر شیخ محمد ایوب محمد یوسف حفظہ اللہ تعالی اب عالمِ اسلام میں محتاجِ تعارف نہیں، جن کی پر سوز اور پر درد تلاوتِ قرآن کی اثر انگیزیاں حجاجِ کرام اور زائرینِ دیارِ حبیب سے مخفی نہیں، جو بھی شخص ایک دفعہ اُن کی درد بھری آواز میں تلاوت سن لیتا ہے وہ اُن کا ہمیشہ کے لئے گرویدہ ہو جاتا ہے۔

گذشتہ ماہ شوال ۱۴۱۸ھ بمطابق فروری ۱۹۹۸ء کے اوائل میں موصوف نجی دورے پر بہت ہی مختصر وقت کے لئے کراچی تشریف لائے، اِس موقع پر میمن برادری کے مشہور بزرگ رہنما اور سماجی کارکن جناب محمد صدیق پولانی اور اُن کے صاحبزادگان جناب محمد یحییٰ پولانی اور جناب محمد طارق پولانی اور مکہ مکرمہ کی ہر دلعزیز شخصیت جناب شیخ امان اللہ قربان صاحب نے اُن کے اعزاز میں ایک استقبالیہ دیا، جس میں شہر کے بہت سے معززین نے امام حرمِ نبوی ﷺ جناب شیخ محمد ایوب صاحب کے دیدار اور اُن کا خطاب سننے کا شرف حاصل کیا۔

اِس موقع پر شیخ موصوف نے عربی زبان میں ایک نہایت ہی جامع، بر محل اور اثر انگیز خطبہ دیا، خطاب کی اہمیت کے پیشِ نظر اُس کا خلاصہ بھی اردو میں مجلس میں سنا دیا گیا تھا۔ پولانی برادران کا ارادہ ہوا کہ اِس خطاب کی افادیت کو عام کیا جائے اور عامۃ المسلمین کے فائدہ کی خاطر اس کو شائع کر کے تقسیم کیا جائے۔

اِس خطاب کے بارے میں بس صرف اتنی بات کہی جاسکتی ہے کہ مقدس سرزمین، دیارِ حبیب کے ساکن ایک عظیم عالم نے قرآنِ مجید کی روشنی میں اپنے دل کے

درد کو سامعین کے دلوں میں منتقل کرنے کی کوشش کی ہے اور اس میں وہ بجا طور پر کامیاب بھی ہوئے ہیں، کیوں نہ ہوں! ہر بات قرآن مجید کی روشنی میں مدلل انداز سے پیش کی جارہی تھی، پھر پیش کرنے والی زبان قرآن کی زبان، اور سب سے بڑی بات یہ کہ دلِ دردمند سے ساری باتیں نکل رہی تھیں اور حقیقت یہ ہے کہ ۔

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے

چنانچہ مجلس کا اثر حاضرین وسامعین کے چہروں سے عیاں تھا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ امام موصوف کو بہترین جزائے خیر عطا فرمائے۔

نیز جناب حاجی محمد صدیق پولانی صاحب، جناب محمد یحییٰ پولانی صاحب، جناب محمد طارق پولانی صاحب اور جناب شیخ امان اللہ قربان صاحب کو بھی جزائے خیر دے کہ انہوں نے تمام حاضرین کے لئے یہ عظیم الشان سعادت کا موقع فراہم کیا[1]۔

اللہ تعالیٰ سے یہ بھی درخواست ہے کہ وہ اس کتابچہ کی اشاعت کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، اِس کی اِفادیت کو عام فرمائے اور عقائد واَعمال واَخلاق کی اِصلاح کا ذریعہ بنائے، اور اِس کے شائع کرنے والے پولانی برادران اور اِن سطور کے لکھنے والے کے لئے ذخیرۂ آخرت اور صدقۂ جاریہ بنائے، آمین۔

نورالبشر محمد نورالحق

استاذ الحدیث جامعہ فاروقیہ

ومدیر جامعہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

(١) اس کتابچہ کے پہلے ایڈیشن کے وقت جناب ڈاکٹر شیخ محمد ایوب کے ساتھ ساتھ جناب محمد صدیق پولانی اور جناب شیخ امان اللہ قربان صاحب بقیدِ حیات تھے، اب یہ تینوں حضرات اِس دنیا سے رخصت ہو چکے، یہ کتابچہ جناب ڈاکٹر شیخ محمد ایوب، جناب محمد صدیق پولانی، ان کی اہلیہ اور جناب شیخ امان اللہ قربان صاحب کے ایصالِ ثواب کے لئے دوبارہ شائع کیا جارہا ہے۔

امامِ حرمِ نبوی
جناب ڈاکٹر شیخ محمد ایوب صاحب

نام و نسب:

امام صاحب کا پورا نام و نسب یہ ہے:
محمد ایوب بن محمد یوسف بن سلیمان عمر۔

ولادت اور سنِ ولادت:

آپ کے والدین کا تعلق برما (میانمار) کے صوبے ارکان سے تھا، انہوں نے وہاں سے حجازِ مقدس کی طرف ہجرت کی۔

آپ کی ولادت ۱۳۷۲ھ مطابق ۱۹۵۲ یا ۱۹۵۳ء میں مکہ مکرمہ میں ہوئی، وہیں ''الحفایر'' کے علاقہ میں ''جامع بن لادن'' (بن لادن مسجد) میں شیخ خلیل بن عبد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ سے قرآن کریم کی تعلیم حاصل کی اور ۱۳۸۵ھ / ۱۹۶۵ء میں حفظِ قرآن کریم کی تکمیل کی۔

شیخ محمد ایوب رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۲/سال کی عمر میں حفظِ قرآن مکمل کر لیا، مکہ مکرمہ میں شیخ زکی داغستانی رحمہ اللہ تعالیٰ سے ابتدائیہ کی تعلیم حاصل کرتے ہوئے قرآنی لہجہ کا استفادہ کیا اور شیخ خلیل قاری تو ان کے خصوصی استاذ ہیں ہی، دونوں ہی جلیل القدر استاذ حجازی لہجہ کے مانے ہوئے قاری سمجھے جاتے ہیں، خاص طور پر شیخ خلیل نے تو ان پر بہت محنت کی، حتیٰ کہ اسفار میں بھی اپنے ساتھ رکھا، شیخ ایوب کے والد محترم نے آپ کے استاذ سے ان کی تربیت کی خاص طور پر درخواست کی تھی، اس لئے جب وہ طائف منتقل ہوئے تو شیخ محمد ایوب رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اپنے ساتھ طائف لے گئے، شیخ خلیل اپنے شاگردوں کی طرف خصوصی توجہ دیتے تھے، شیخ ایوب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ان کا تعلقِ خاطر بہت زیادہ تھا، غالباً انہوں نے اپنی فراست سے سمجھ لیا تھا کہ اس ''بچہ'' کی آگے جا کر عظیم الشان امتیازی شان ظاہر ہوگی۔

شیخ محمد ایوب رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۸۶ھ / ۱۹۶۶ء میں مکہ مکرمہ ہی میں پرائمری کی تعلیم حاصل کی۔

اس کے بعد آپ کا خاندان مدینہ منورہ منتقل ہو گیا، یہاں اولاً ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء میں مڈل اور سیکنڈری (بارھویں جماعت) تک کی تعلیم ''معھد المدینۃ العلمی'' میں مکمل کی۔

اس کے بعد آپ نے مدینہ منورہ کی معروف یونیورسٹی ''الجامعۃ الإسلامیہ'' میں داخلہ لے لیا، اولاً کلیۃ الشریعہ سے ۱۳۹۶ھ / ۱۹۷۶ء میں فراغت حاصل کی، اس کے بعد ''کلیۃ القرآن'' سے ایم اے کی ڈگری لی، اور پھر یہیں سے ۱۴۰۸ھ میں مدینہ یونیورسٹی ہی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔

یونیورسٹی میں جن اساتذہ سے علم حاصل کیا ان کے علاوہ انہوں نے بہت سے مشائخ سے بھی علوم دینیہ کی تحصیل کی جن میں چند نمایاں نام یہ ہیں:

۱۔ شیخ محمد سید طنطاوی۔
۲۔ شیخ اکرم ضیاء العمری۔
۳۔ شیخ عبد المحسن العباد۔
۴۔ شیخ عبد اللہ محمد الغنیمان۔
۵۔ شیخ ابو بکر الجزائری۔

عملی زندگی:

شیخ محمد ایوب رحمہ اللہ تعالی ایم اے کی تکمیل کے بعد سے ہی جامعہ اسلامیہ کے مکتبۃ القرآن میں خدمات انجام دینے لگے، دس سال تک اس کلیہ کے امتحانات کے نگران بھی رہے اور پھر پی ایچ ڈی کی تکمیل کے بعد سے شعبہ تفسیر قرآن کریم کے استاذ کی حیثیت سے بھی خدمات انجام دیں۔

آپ سعودی عرب کے عظیم قرآن پروجیکٹ ''مجمع الملک فہد لطباعۃ المصحف الشریف'' کی علمی کمیٹی کے رکن بھی رہے۔

امامت وخطابت:

آپ کو مسجد نبوی میں تراویح اور صلاۃ القیام کی امامت کی سعادت حاصل رہی اور یہ سلسلہ کوئی ۱۴۱۰ھ سے ۱۴۲۷ھ تک جاری رہا۔

مسجدِ قباء میں بھی تراویح وتہجد کی نمازوں کے امام رہے۔

۱۳۹۴ھ سے ۱۴۰۳ھ تک مسجد العنابیہ میں امامت کے فرائض انجام دیے۔

۱۴۰۳ھ سے تقریباً ۲۳ سال تک مسجد عبد اللہ الحسینی میں امامت کرتے رہے۔

۱۴۲۷ھ سے وفات تک مسجد حسن الشاعر کے امام رہے۔
اور پھر ۱۴۰۳ھ میں دوبارہ مسجد نبوی میں امام مقرر ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔

بیرونِ ملک علمی ودعوتی سرگرمیاں:

برازیل کے شہر کامبیس میں مدینہ یونیورسٹی کے ایک وفد کے ساتھ ندوۃ الشباب کے پروگرام میں شرکت کی۔
پاکستان، ترکی، سینیگال اور ملائشیا میں عربی زبان کی ترویج کے لئے کوششیں کیں۔
مدینہ یونیورسٹی کی طرف سے برطانیہ کے شہر برمنگھم میں تراویح کے لئے مبعوث ہوئے۔

شیخ محمد ایوب اور قرآن کریم:

شیخ محمد ایوب رحمہ اللہ تعالی کا شمار سعودی عرب ہی نہیں، بلکہ عالمِ اسلام کے مشہور قراء میں ہوتا ہے، سعودی ریڈیو اور ٹی وی میں ان کی قرآن کریم کی تلاوت ریکارڈ کی گئی جس کو وقتاً فوقتاً نشر کیا جاتا ہے۔
شیخ محمد ایوب کو اپنے استاذ خلیل عبدالرحمن قاری کے علاوہ قرّاءِ مدینہ کے شیخ حسن ابراہیم الشاعر رحمہ اللہ تعالی اور شیخ احمد عبدالعزیز زیات رحمہ اللہ تعالی سے بھی اجازت حاصل ہے۔

شیخ محمد ایوب کے اعزازات:

شیخ محمد ایوب کے لیئے یہ اعزاز کم نہیں کہ:
مسجدِ قباء (جو ''اول مسجد اُسس علی التقویٰ'' کا مصداق ہے) میں عرصہ دراز سے امامت کی سعادت حاصل ہوئی۔
ان کا یہ اعزاز بھی کم نہیں کہ انہیں مسجدِ نبوی میں امامت کی سعادت حاصل رہی، بلکہ یہ ان کی خصوصیت ہے کہ پورا رمضان تنہا مسجدِ نبوی میں تراویح پڑھاتے رہے اور ان کی لحن داودی سے پُر، خوبصورت آواز مسجد نبوی، روضہ رُسول، ریاض الجنۃ اور گنبدِ خضراء میں گونجتی رہی، عرب ہوں یا عجم ان کی حجازی لے کے سب ہی عاشق اور دیوانہ ٹھہرے۔
مسجد نبوی میں ان کے تقرر کی صورت یہ پیش آئی کہ حرمین شریفین کے امور

کے اُس وقت کے سربراہ شیخ عبدالعزیز بن صالح رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے بارے میں سنا کہ مسجدِ قباء میں ایک امام ہیں جن کی آواز بہت ممتاز ہے شیخ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو بلا بھیجا اور تلاوت سنتے ہی فیصلہ کردیا کہ مسجد نبوی میں تراویح میں قرآن سنائیں۔ اس طرح رمضان ۱۴۱۰ھ میں آپ نے تنہا قرآن سنایا، صرف تین دنوں کا استثناء رہا۔

شیخ محمد ایوب کے علمی کارنامے:

شیخ محمد ایوب صاحب نے اپنے پیچھے متعدد علمی مآثر بھی چھوڑے:

۱۔ آيات أحكام الصلاة (۶۴/صفحات)۔

۲۔ تحف البررة الفضلاء بتفسير سورة النساء (۹۲۰/صفحات، ۳/ جلدیں)۔

۳۔ حديث القرآن الكريم عن أحكام النساء (۱۱۲/صفحات)۔

٤۔ أحكام اليتامى في القرآن الكريم (۶۵/صفحات)۔

۵۔ أحكام المواريث من خلال آيات الفرائض (۱۰۸/صفحات)۔

۶۔ سعيد بن جبير وآثاره في التفسير (از ابتداء تا انتہاء سورۃ التوبہ) یہ ان کے ایم اے کا مقالہ ہے۔

۷۔ سعيد بن جبير وآثاره في التفسير (از سورۃ یونس تا آخر قرآن کریم) یہ ان کے ڈاکٹریت کا مقالہ ہے۔

شیخ محمد ایوب کی تواضع وانکساری:

شیخ محمد ایوب کو اللہ تعالیٰ نے علم وفضل سے اور بالخصوص قرآنی علوم سے وافر حصہ عطا فرمایا تھا، پھر ان کو جو شہرتِ دوام اور عزت ومقام پوری دنیا میں حاصل ہے اس کے پیش نظریوں محسوس ہوتا ہے کہ شاید اُن تک کوئی رسائی ہی حاصل نہیں کرسکتا، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ بندہ نے ان کو قریب سے دیکھا اور مشاہدہ کیا کہ وہ جس حد تک علم وعمل سے پُر تھے اُسی حد تک بلکہ اس سے بھی زیادہ متواضع اور ملنسار تھے۔

اہلِ علم کے قدر دان اور ان کو اکرام واحترام کا درجہ دینے والے تھے، کراچی ہی میں ان کے اعزاز میں ایک تقریب ہو رہی تھی جس میں ان کی آؤ بھگت کے لئے حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی رحمۃ اللہ علیہ تھے، شیخ محمد ایوب صاحب ان کے سامنے بچھے جاتے تھے اور بار بار تواضع کا اظہار کر رہے تھے اور باوجود اس قدر علم وفضل پر فائز شخصیت ہونے کے یہی کہے جارہے تھے کہ میں تو اس عزت افزائی کے قابل نہیں، میں

تو ایک طالب علم ہوں!!

احقر کو دو موقع پر ان کے بیانات کی ترجمانی کی سعادت حاصل ہوئی، ترجمانی سے فراغت کے بعد انہوں نے احقر کی حد سے زیادہ حوصلہ افزائی فرمائی اور تاکید کی کہ ہمیشہ معوذتین کا ورد رکھنا۔

شیخ کی اولاد:

شیخ نے اپنے پس ماندگان میں دو بیوائیں، پانچ بیٹے، اور دو بیٹیاں چھوڑیں۔

پانچوں بیٹے ماشاء اللہ حافظ اور عالم فاضل ہیں:

۱۔ محترم خالد محمد ایوب، مدینہ منورہ ہی میں تحفیظ کی خدمت میں مصروف ہیں۔

۲۔ ڈاکٹر زبیر محمد ایوب، مدینہ منورہ یونیورسٹی میں استاذ ہیں۔

۳۔ سعد محمد ایوب، یہ انجینئر ہیں۔

۴۔ مصعب محمد ایوب، طب کی تعلیم کی تکمیل میں مصروف ہیں۔

۵۔ یوسف محمد ایوب، یہ بھی ابھی زیر تعلیم ہیں۔

وفات:

شیخ محمد ایوب صاحب کی وفات ۹ رجب ۱۴۳۷ھ مطابق ۱۶/اپریل ۲۰۱۶ء کو فجر سے قبل ہوئی۔ آپ کی عمر ۶۴ یا ۶۵ سال تھی۔

حرم مدینہ منورہ میں جنازہ کی نماز ہوئی اور ہزاروں عاشقانِ قرآن کے آنسوؤں اور سسکیوں کے ساتھ جنۃ البقیع میں مدفون ہوئے۔

معہد عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو الحمد للہ یہ اعزاز اور سعادت حاصل ہے کہ شیخ محمد ایوب رحمہ اللہ اس ادارے میں تشریف لائے، معززین کے ساتھ بہت پر وقار نشست رہی، معہد کے ادارے اور اساتذہ و طلبہ سے ملے اور اپنے زبردست تاثرات کا تحریری طور پر اظہار فرمایا۔

رحمه الله تعالى رحمةً واسعةً

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على سيد الأنبياء والمرسلين، وعلى آله وصحبه أجمعين. أما بعد:

تمہید:

سب سے پہلے تو میں تمام حضرات کا، خاص طور پر جناب محمد صدیق پولانی صاحب اوران کے صاحبزادے جناب محمد یحییٰ پولانی صاحب کا شکر گذار ہوں۔

حقیقت یہ ہے کہ میرا جس قدر اکرام کیا جارہا ہے، اور میری جو عزت افزائی ہورہی ہے اس کا میں اپنے آپ کو بالکل اہل نہیں سمجھتا، میرے ذہن میں تو یہ تصور تھا کہ دو چار مخلص دوست اور بھائی ہوں گے، چھوٹی سی مختصر نشست ہوگی، لیکن یہاں میرے اکرام اور عزت افزائی کے لئے جو اہتمام کیا گیا ہے اس کو دیکھ کر میں دنگ ہوں، اس سلسلہ میں میں اپنے فاضل اور مخلص بھائی شیخ امان اللہ قربان صاحب کا ذکر بھی ضروری سمجھتا ہوں جن کے توسط سے یہ مبارک محفل ہوئی۔

اپنے متعلق ایک اہم بات کی وضاحت:

یہاں میں یہ بھی واضح کردوں کہ عموماً مجھے ''امام حرمِ نبوی'' کے لقب سے پکارا جارہا ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ میں حرمِ نبوی ﷺ کا باقاعدہ امام نہیں ہوں، البتہ کچھ عرصہ کے لئے مجھے حرمِ نبوی ﷺ میں تراویح اور تہجد کی نمازوں کی امامت اور ائمہ حرم کے ساتھ تعاون کا مکلف کیا گیا تھا، ورنہ میں باقاعدہ امام نہیں ہوں، اگرچہ میری خواہش ہے کہ مجھے حرم نبوی ہی نہیں حرم مکی میں بھی باقاعدہ امامت کی سعادت حاصل ہو۔ اِس سلسلہ میں میں بھی رب کریم سے دعا گو ہوں آپ بھی میرے لیے دعا فرمائیں کہ مجھے یہ سعادت حاصل ہو جائے۔

قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں سے طرزِ خطاب:

میں آپ کا بھائی ہوں، دین کی باتیں آپ بھی جانتے ہیں، لیکن اس نشست میں یاددہانی کے طور پر میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں:

اللہ جل شانہ نے اپنے مقدس کلام میں کہیں تو صرف مسلمانوں سے خطاب کیا ہے، کہیں صرف اہل کتاب سے اور کہیں کفار و مشرکین سے۔

جب مسلمانوں سے خطاب ہوتا ہے تو ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ﴾ (اے ایمان

والو!) کے عنوان سے خطاب کیا جاتا ہے اور جب اہلِ کتاب کو پکارا جاتا ہے تو ﴿يَٰٓأَهۡلَ ٱلۡكِتَٰبِ﴾ (اے اہلِ کتاب!) کہا جاتا ہے اور جب کفار و مشرکین سے خطاب ہوتا ہے تو ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ﴾ (اے کافرو!) کا عنوان ہوتا ہے، کبھی ایسا ہوتا ہے کہ خطاب مسلمانوں، کافروں اور اہل کتاب سب سے ہوتا ہے، ایسے موقع پر ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ﴾ سے متوجہ کیا جاتا ہے۔

مسلمانوں، کافروں اور منافقین سب کو ایک ہی رب کی عبادت کا حکم ہے:

ایسے ہی ایک موقع پر اللہ تعالی نے ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ﴾ سے خطاب فرما کر سب کو متوجہ فرمایا ہے چنانچہ فرمایا:

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱعۡبُدُواْ رَبَّكُمُ ٱلَّذِي خَلَقَكُمۡ وَٱلَّذِينَ مِن قَبۡلِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُونَ ٢١ ٱلَّذِي جَعَلَ لَكُمُ ٱلۡأَرۡضَ فِرَٰشٗا وَٱلسَّمَآءَ بِنَآءٗ وَأَنزَلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءٗ فَأَخۡرَجَ بِهِۦ مِنَ ٱلثَّمَرَٰتِ رِزۡقٗا لَّكُمۡۖ فَلَا تَجۡعَلُواْ لِلَّهِ أَندَادٗا وَأَنتُمۡ تَعۡلَمُونَ ٢٢﴾ [البقرۃ: ۲۱ - ۲۲].

"اے لوگو! اپنے پروردگار کی عبادت کرو جس نے تمھیں پیدا کیا اور تم سے پہلے لوگوں کو بھی، تاکہ تم لوگ اللہ سے ڈرنے والے بن جاؤ، جس نے تمھارے لیے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت بنایا، آسمان سے بارش برسائی، پھر تمھارے واسطے اس سے رزق نکالا، سو تم لوگ جانتے بوجھتے اللہ کے ساتھ شریک تو نہ کرو"۔

اس آیتِ مبارکہ میں تمام مسلمانوں، کافروں، اہل کتاب اور منافقین سب سے خطاب کر کے یہ حکم دیا ہے کہ اللہ تعالی کی عبادت کرو، یعنی اس کو ایک جانو، ذات وصفات میں اس کو یکتا جانو، توحید الوہیت و ربوبیت کا اقرار و اعتراف کرو۔ پھر اس حکم کو دے کر اللہ تعالی نے ایک لفظ ذکر فرمایا ہے ﴿رَبَّكُمُ﴾ کہ اپنے پرورش کرنے والے پروردگار کی عبادت کرو۔

ربّ کا مفہوم:

دراصل "رب" کا لفظ تربیت سے بنا ہے، اس کے معنی پرورش کرنے کے آتے ہیں لیکن صرف پرورش کرنا ہی نہیں، کیونکہ پرورش کا عام مفہوم تو ہمارے ذہن میں یہی ہے جیسے والدین اپنے بچوں کی پرورش کرتے ہیں، لیکن اللہ تعالی کو جب "رب" کہا گیا تو اس معنی میں نہیں، بلکہ "رب" کے معنی میں ہیں کسی چیز کو اس کی تمام

مصلحتوں اور حکمتوں کو پیش نظر رکھ کر بتدریج جہاں تک اسے پہنچانا ہے وہاں تک پہنچانا۔ ظاہر ہے کہ والدین ظاہراً کسی طرح غذا فراہم کردیتے ہیں لیکن اس غذا کو کار آمد بنا کر اس سے گوشت پوست میں اضافہ کرنا اور اس عمل کو تدریجاً کرنا سوائے اللہ رب العزت کے اور کسی کے لیے ممکن نہیں۔

عبادت کے لائق وہی ہوتا ہے جو رب ہو:

جب یہ بات ذہن نشین ہوگئی تو اب سمجھئے کہ اللہ رب العزت کیا فرمارہے ہیں:

"اے لوگو! عبادت اور پرستش کرو اپنے پالنے والے اور پرورش کرنے والے کی"۔

گویا اللہ تعالیٰ اِس بات پر تنبیہ فرمارہے ہیں کہ:

"لوگو! میں تمھارا ربّ ہوں، تمھیں ہر ہر مرحلہ پر پالتا اور پرورش کرتا ہوں، اور جو پالتا اور پرورش کرتا ہے عبادت اُسی کی ہونی چاہیے، لہذا تم میری ہی عبادت کرو"۔

انسان کو پیدا کرنے والا اور اس کی نسل کو بڑھانے والا بھی اللہ تعالیٰ ہے:

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے "ربّ" ہونے کی صفت کے علاوہ دوسرے دلائل بھی دیئے ہیں، ذرا ان کو ملاحظہ کیجیے، چنانچہ فرمایا:

﴿ٱلَّذِى خَلَقَكُمْ وَٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ﴾ [البقرة: ۲۱].

"اپنے اس رب کی پرستش اور عبادت کرو جس نے تمھیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا"۔

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے اپنی قدرت سے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا، اس کے بعد اُن سے حضرت حواء علیہا السلام کو پیدا فرمایا، پھر ان دونوں سے نسل انسانی کو نکالا۔ چنانچہ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُوا۟ رَبَّكُمُ ٱلَّذِى خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَٰحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَآءً﴾ [النساء: ۱].

"اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم سب کو ایک جان سے پیدا کیا، پھر اس سے اس کی بیوی کو بنایا، اور پھر ان دونوں سے بہت سارے مردوں اور عورتوں کو پھیلادیا"۔

یہ پیدا کرنے اور تخلیق کی صفت، اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی شخص ایک مکھی اور مچھر بھی پیدا کرنے پر قادر نہیں۔

جب پیدا کرنے والا اکیلا اللہ ہے تو عبادت بھی اُسی اکیلے کی ہونی چاہئے:

اب آیت کا مطلب یہ ہوا: گویا اللہ تعالی فرما رہے ہیں کہ تمھیں جو اللہ تعالی کی عبادت کا حکم دیا جا رہا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہی عبادت کے لائق ہے، اس کے سوا کوئی اور نہیں؛ کیونکہ اُسی نے تم سب کو اور تمھارے آباء واَجداد کو پیدا کیا ہے، جب تخلیق اور پیدا کرنے میں اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں، تو پھر عبادت میں اس کے ساتھ کوئی کیسے شریک ہو سکتا ہے؟

اندازہ لگایئے! اِس قدر واضح بیان کے باوجود کیا کوئی اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت کی طرف متوجہ ہو سکتا ہے؟ چنانچہ اللہ تعالی آگے فرمارہے ہیں کہ ہم اس قدر وضاحت کے ساتھ توحید کی دلیل بیان کر رہے ہیں تاکہ تم شرک جیسے شنیع عمل سے بچو۔

توحیدِ باری تعالی کے مشاہداتی دلائل:

آگے اللہ جل شانہ نے مزید دلائل دیئے اور یہ دلائل مشاہداتی ہیں کہ فطرت سلیمہ اِن کا کسی بھی طور سے انکار نہیں کر سکتی، چنانچہ فرمایا کہ:

> ''تم اس پروردگار کی پرستش کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے آباء واجداد کو پیدا کیا، جس نے اپنی قدرت سے تمھارے لئے زمین کو بمنزلہ فرش اور بچھونے کے بنایا''۔

یہ زمین باوجود کُرَوی بلکہ بیضوی ہونے کے، نیز اس کے ہمیشہ متحرک رہنے کے باوجود اللہ تعالی نے اسے ہمارے لیے قابل استفادہ بنایا کہ اس کو ہم ہر طرح استعمال کرتے ہیں، ہر قسم کی تعمیرات کرتے ہیں، بڑے سے بڑا پروجیکٹ شروع کرتے اور مکمل کرتے ہیں، ظاہر ہے کہ یہ خالص اللہ تعالی ہی کی قدرت ہے، اس نے ہمارے لئے اس زمین کو قابلِ انتفاع بنایا ہے، سو جس ذات نے اس کو قابلِ انتفاع بنایا، کیا اُس کے علاوہ کوئی اور مستحق عبادت و سجود ہو سکتا ہے؟! ہر گز نہیں!

اس کے بعد دوسری دلیلِ قدرت بیان فرمائی کہ اس نے آسمان کو چھت کی طرح بنایا، یہ اللہ تعالی کی کتنی بڑی قدرت ہے کہ آسمان جیسی عظیم چھت کو بغیر ستون کے بنایا، اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے:

> ''اس نے آسمان کو بغیر ستون کے پیدا کیا جس کو تم دیکھ رہے ہو''[۱]۔

دیکھئے! ہم جس شامیانے تلے بیٹھے ہیں، یہ ایک چھوٹا سا شامیانہ ہے لیکن اس کو قائم رکھنے کے لیے کتنے ستون لگائے گئے ہیں، لیکن اللہ تعالی کی قدرت دیکھئے کہ اس نے اس

---

(۱) سورۃ لقمان، الآیۃ: ۱۰.

قدر وسیع آسمان کو بغیر کسی ستون کے قائم رکھا ہے۔

بتایئے !اِس قدر عظیم شاہکار قدرت کے مشاہدہ کرنے اور دیکھنے کے باوجود وہ شخص کتنا بد بخت ہو گا، جو اس کے سوا کسی اور کے سامنے سر جھکائے گا؟! یا کسی اور کو اس کی صفات (بارش اور میوے، انواع واقسام کے رزق) میں سے کسی صفت میں شریک کرے گا؟!!

اس کے بعد اللہ تعالی نے ایک اور مظہرِ قدرت اور آفاقی دلیل پیش فرمائی، اللہ تعالی فرمارہے ہیں کہ:

''اس نے آسمان سے پانی برسایا اور اس کے ذریعہ تمھارے لئے بطور رزق کے مختلف قسم کے پھل میوے نکالے''۔

ذرا غور تو کیجئے اس عظیم قدرت پر !اللہ تعالی آسمان سے جو پانی برسا رہا ہے، وہ مختلف نہیں بالکل یکساں ہے، لیکن یہی یکساں پانی زمین پر پڑتا ہے تو اس سے جو کچھ اگتا ہے اس کی کتنی انواع واقسام بن جاتی ہیں، اِسی زمین سے مختلف قسم کے پھل، سبزیاں اور درخت اگ رہے ہیں! پھر ایک ہی قسم کے پھلوں میں ذائقہ کے اعتبار سے کتنا تفاوت پایا جاتا ہے!! یہ ساری خداوندی کاریگری اور قدرت کے کارنامے کس کے لئے ہیں؟ یہ سب حضرتِ انسان کے لئے ہیں۔

ان تمام دلائل قدرت کو دیکھنے اور مشاہدہ کر لینے کے بعد کون ایسا شقی ہو گا جو توحید کا قائل اور پرستار نہ ہو؟!

ان وضاحتوں کے بعد مزید کسی حکم کی ضرورت نہ تھی، لیکن دیکھئے اللہ تعالی کا کرم اور بندوں پر اس کی شفقت! کہ اس کے بعد بھی پھر فرمارہے ہیں:

''سو تم اللہ تعالی کے ساتھ شریک نہ بناؤ، حالانکہ تم وحدانیتِ خداوندی کو خوب جانتے ہو''۔

ایک سوال:

یہاں قابل غور بات یہ ہے کہ اللہ تعالی نے اتنی وضاحت کے ساتھ دلائل بتائے، اور اپنی عبادت کا حکم دیا، اور توحید کی دعوت دی، اس کے باوجود انسان کیوں گمراہ ہوا جاتا ہے؟ وہ کسی اور کے سامنے کیوں سر جھکاتا ہے؟ وہ کسی اور کو روزی رساں اور مشکل کشا کیوں سمجھتا ہے؟ وہ کسی اور سے یہ امید کیوں باندھتا ہے کہ وہ مجھے بیماری سے شفا دے گا، یا مجھے اولاد دے گا؟

شیطان اور نفس ہمارے دشمن ہیں:

دراصل ہمارے ساتھ دو چیزیں لگی ہوئی ہیں، ایک شیطان ہے، جس نے اللہ تعالی کے سامنے ہی اس وقت جب اُسے مردود بنا کر راندۂ درگاہ بنایا گیا تھا، کہہ دیا تھا:

﴿لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ﴿١٦﴾ ثُمَّ لَآتِيَنَّهُم مِّن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَن شَمَائِلِهِمْ ۖ وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ ﴿١٧﴾﴾

[الأعراف: ١٦ - ١٧]

''اے اللہ! میں تیرے سیدھے راستے پر بیٹھ جاؤں گا، پھر میں بنی آدم کے سامنے سے آؤں گا، دائیں سے آؤں گا، بائیں سے آؤں گا، آپ ان میں سے اکثر کو شکر گذار نہیں پائیں گے''۔

لیکن اللہ تعالی نے بھی فرمادیا:

﴿إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ﴾ [الحجر: ٤٢].

''میرے جو حقیقی بندے ہوں گے، اُن پر تم کوئی راہ نہیں پاؤ گے''۔

نیز فرمایا کہ:

﴿لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنكَ وَمِمَّن تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٨٥﴾﴾ [ص: ٨٥].

''میں تم سے اور تمھارے سارے متبعین سے جہنم کو بھر دوں گا''۔

دوسری چیز جو ہمیں راستے سے ہٹانے والی ہے وہ ہے ''نفس'' اور ''خواہشات نفسانی'' کی پیروی۔

چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ أَفَأَنتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا﴾

[الفرقان: ٤٣].

''بتاؤ! جس شخص نے اپنی خواہشات کو اپنا خدا بنا رکھا ہو کیا تم اس کے کار ساز بن سکتے ہو؟''۔

نیز ایک دوسری آیت میں ارشاد فرمایا:

﴿أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَىٰ عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلَىٰ سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ وَجَعَلَ عَلَىٰ بَصَرِهِ غِشَاوَةً فَمَن يَهْدِيهِ مِن بَعْدِ اللَّهِ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٢٣﴾﴾ [الجاثية: ٢٣].

”بتاؤ! وہ شخص کہ جس نے اپنی خواہشات کو خدا بنا لیا ہو، اور اللہ تعالی نے اسے گمراہ کر دیا ہو، جبکہ اسے خوب اچھی طرح علم ہے، اور اس کی آنکھوں اور دل پر مہر لگا دی ہو کہ ہدایت کی کوئی بات اس کے کانوں کے راستے دل تک نہ پہنچ پائے، اور بصارت کے ذریعے ہدایت حاصل ہونے کا راستہ بھی اس کے لئے بند ہو چکا ہو کہ اللہ تعالی نے اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہو، بتاؤ تو سہی اللہ تعالی کے بعد کون اُسے ہدایت دے سکتا ہے؟ تم سمجھتے نہیں! اور نصیحت حاصل نہیں کرتے!!

شیطان ہمیں شرک کی راہ پر چلانا چاہتا ہے:

میرے بھائیو! حقیقت یہی ہے کہ اللہ تعالی نے تو ہمارے لئے توحید تک پہنچنے کا سیدھا راستہ بنایا ہے، لیکن ہم نے نفس و شیطان کا کہنا مان کر اپنا راستہ کھوٹا کیا ہے، یہ شیطان ہی ہمیں دکھاتا ہے کہ اگر تم اس بیماری سے شفا پانا چاہتے ہو تو فلاں بزرگ کے مزار پر جاؤ، اگر تم اپنی فلاں مراد پانا چاہتے ہو تو فلاں بزرگ کے مزار پر نذرانہ دو اور اس کے پاس جا کر اپنا مدعا عرض کرو۔

جو کسی کی بات کا جواب نہ دے سکے وہ حاجت روا نہیں ہو سکتا:

میرے دوستو! غور کرنے کی بات ہے کہ ہم میں سے کسی کی عمر بیس سال ہے، کسی کی تیس ہے، کسی کی چالیس ہے اور کسی کی اور زیادہ، آپ میں سے کسی کے ساتھ کبھی ایسا واقعہ پیش آیا کہ آپ کسی مزار پر گئے ہوں، آپ نے کچھ سوال کیا ہو اور صاحبِ مزار نے اس کا جواب دیا ہو؟

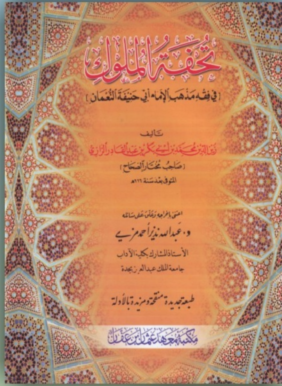
جب ایک آدمی سیدھا سا جواب بھی نہیں دے سکتا تو کیا وہ ہماری مشکلات حل کر سکتا ہے؟ وہ ہمیں روزی دے سکتا ہے؟ وہ ہمیں اولاد دے سکتا ہے؟ وہ ہمیں بیماری سے شفا دے سکتا ہے؟ ہرگز نہیں! پھر نادان اور جاہل انسان کہاں بھٹک رہا ہے؟ اللہ تعالی سے مانگ جو کچھ مانگنا ہو، کہ ہر چیز کا دینے والا اللہ تعالی ہے، اس کے سوا کوئی نہیں۔

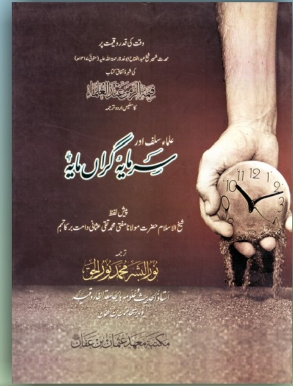
بس! اللہ تعالی سے دعا کیجئے کہ ہمیں اللہ تعالی توحید پر قائم رکھے، توحید اُلوہیت اور توحیدِ ربوبیت پر استقامت عطا فرمائے، شیطان اور نفس کی کارستانیوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

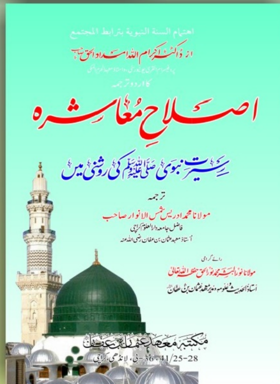
آخر میں معذرت خواہ ہوں کہ آپ کا بہت سارا قیمتی وقت لے لیا۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

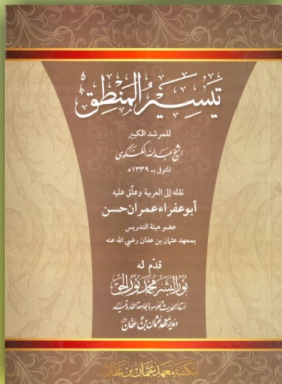


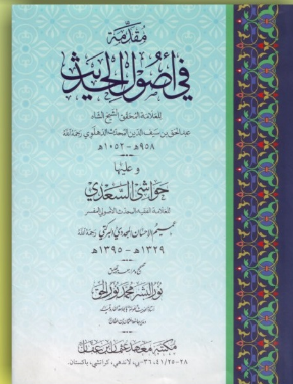

تحفة الملوك
في فقه مذهب الإمام أبي حنيفة النعمان
صاحب مختار الصحاح
د. عبدالله نذير أحمد مزي
الأستاذ المشارك بكلية الآداب
جامعة الملك عبد العزيز بجدة
طبعة جديدة منقحة ومزيدة بالأدلة
مكتبة معهد عثمان بن عفان


علماء سلف اور
سرمایہ گراں مایہ
ترجمہ
نور البشر محمد نور الحق
مکتبہ معهد عثمان بن عفان


اصلاحِ معاشرہ
سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں
ترجمہ
مکتبہ معهد عثمان بن عفان


خير الأصول
في
حديث الرسول
نور البشر محمد نور الحق
مكتبة معهد عثمان بن عفان


تيسير المنطق
للمرشد الكبير
الشيخ عبد الله الكنكوهي
المتوفى بـ ١٣٣٩هـ
نقله إلى العربية وعلّق عليه
أبو عفراء عمران حسن
عضو هيئة التدريس
بمعهد عثمان بن عفان رضي الله عنه
قدم له
نور البشر محمد نور الحق
مكتبة معهد عثمان بن عفان


مقدمة
في أصول الحديث
٩٥٨هـ - ١٠٥٢هـ
وعليها
حواشي السعدي
١٣٢٩هـ - ١٣٩٥هـ
نور البشر محمد نور الحق
مكتبة معهد عثمان بن عفان